سُوْرَۃُ الشُّعَرَآء

تعارف: آیات کی تعداد کے لحاظ سے سورۃ الشعرآء طویل ترین مکی سورت ہے۔ سورت کا آغاز مشرکینِ مکہ کے بارے میں آپ ﷺ کو اللہ ﷻ کی طرف سے خاص طور پر تسلی دینے سے ہوتا ہے۔ آیات: ۱۰ تا ۱۹۱ میں ۷ انبیاء کرام علیہم السلام (حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام) کا اپنی قوم کو ہمت اور عزیمت کے ساتھ توحید کی دعوت دینے کا ذکر ہے۔ دعوتِ توحید کو قبول کرنے والے اہل ایمان کو نجات دینے اور کفار پر دنیا میں بھی عذاب اُتارے جانے کا بیان ہے۔ گویا ان واقعات کے ذریعے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تسلی دی گئی ہے کہ بالآخر اہل ایمان ہی کامیاب ہوں گے۔ کفار و مشرکین نافرمان قوموں کے دردناک انجام سے باخبر ہو کر اپنی بروقت اصلاح کر لیں۔ ہر قصہ کے بعد دو آیات "اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ○" بار بار (کل آٹھ بار) دُہرائی گئی ہیں۔ اس سورت کے آخر میں فضائلِ قرآن کا بیان ہے اور شاعروں کی عمومی کمزوریوں کو بیان کرتے ہوئے اچھے شعراء کی صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔

سُوْرَۃُ الشُّعَرَآء، آیات: ۱ تا ۹

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

طٰسٓمّٓ ○ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ○ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ○

طٰسم۔ یہ واضح کتاب کی آیات ہیں۔ شاید آپ (ﷺ) اپنی جان دے دیں گے (اس غم کی وجہ سے) کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِیْنَ ○

اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانی نازل فرما دیں کہ اس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔

وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِیْنَ ○ فَقَدْ كَذَّبُوْا

ان لوگوں کے پاس جو بھی نئی نصیحت رحمان کی طرف سے آتی ہے وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ پس یقیناً وہ (حق کو) جھٹلا چکے

فَسَیَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ

تو عنقریب ان کو اس چیز کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ کیا انہوں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا

كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ○ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○

کہ ہم نے اِس میں کس طرح عمدہ چیزیں اگائی ہیں۔ یقیناً اس میں ایک نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ○

اور یقیناً آپ کا رب بہت غالب ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

ع ۱

سُوْرَةُ الشُّعَرَآء، آیات: ۱۰ تا ۱۹۱ کی تفصیل: آیات: ۱۰ تا ۶۸ مطالعۂ قرآنِ حکیم حصہ دوم قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں، آیات: ۶۹ تا ۱۰۴ قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام میں، آیات: ۱۰۵ تا ۱۵۹ مطالعۂ قرآنِ حکیم حصہ اوّل قصہ حضرت نوح علیہ السلام، قصہ حضرت ہود علیہ السلام اور قصہ حضرت صالح علیہ السلام میں، آیات: ۱۶۰ تا ۱۷۵، مطالعۂ قرآنِ حکیم حصہ چہارم قصہ حضرت لوط علیہ السلام میں اور آیات: ۱۷۶ تا ۱۹۱ مطالعۂ قرآنِ حکیم حصہ اوّل قصہ حضرت شعیب علیہ السلام میں دی گئی ہیں۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآء، آیات: ۱۹۲ تا ۲۲۷

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٩٢ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝١٩٣ عَلٰى قَلْبِكَ

اور بے شک یہ (قرآن) تمام جہانوں کے رب کا نازل کیا ہوا ہے۔ اسے امانت دار فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) لے کر نازل ہوا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل پر

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝١٩٤ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝١٩٥ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٩٦

تاکہ آپ خبر دار کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔ (یہ قرآن نازل ہوا ہے) واضح عربی زبان میں۔ اور بے شک اس (قرآن) کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی موجود ہے۔

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝١٩٧ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝١٩٨

کیا ان کے لئے یہ نشانی کافی نہیں کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں۔ اور اگر ہم اس (قرآن) کو نازل فرماتے کسی عجمی (غیر عربی) پر۔

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝١٩٩ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝٢٠٠

پھر وہ اسے ان کے سامنے پڑھتا تو بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ اس طرح ہم نے اس (کے انکار) کو مجرموں کے دلوں میں داخل کر دیا ہے۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝٢٠١ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٢٠٢ فَيَقُوْلُوْا

وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ پس وہ ان پر اچانک آجائے گا اور انہیں خبر بھی نہیں ہو گی۔ تو وہ کہیں گے

هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝٢٠٣ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝٢٠٤ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ۝٢٠٥

کیا ہمیں مہلت مل سکتی ہے؟ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں؟ بھلا آپ دیکھئے اگر ہم انہیں کئی سال فائدہ دیں۔

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝٢٠٦ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ۝٢٠٧

پھر ان پر وہ (عذاب) آجائے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ کیا ان کے کچھ کام آئے گا؟ جو وہ فائدہ اٹھاتے رہے۔

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ۝٢٠٨ ذِكْرٰى وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٢٠٩

اور ہم نے کسی ایسی بستی (کے لوگوں) کو ہلاک نہیں کیا جسے خبر دار کرنے والے نہ آئے ہوں۔ نصیحت کرنے کے لئے اور ہم ظالم نہیں ہیں۔

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ۝٢١٠ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝٢١١ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ۝٢١٢

اور اس (قرآن) کو شیاطین لے کر نازل نہیں ہوئے۔ اور نہ وہ اس قابل ہیں اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ یقیناً وہ تو سننے کی جگہ سے بھی دور کر دیئے گئے ہیں۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝۲۱۳ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝۲۱۴

پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو ورنہ تم بھی عذاب پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (اے نبی ﷺ) اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو خبردار کیجیے۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۱۵ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

اور اپنا (رحمت کا) بازو جھکائیے اس کے لئے جو ایمان والوں میں سے آپ کی پیروی کرے۔ پس اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو آپ (ﷺ) فرما دیجیے

اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۲۱۶ وَ تَوَكَّلْ عَلَی الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝۲۱۷

کہ بے شک میں بیزار ہوں اس سے جو تم کرتے ہو۔ اور آپ (ﷺ) بھروسہ کیجیے اس پر جو بہت غالب ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

الَّذِیْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝۲۱۸ وَ تَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِيْنَ ۝۲۱۹

جو آپ (ﷺ) کو دیکھتا ہے جب آپ (ﷺ نماز کے لئے) کھڑے ہوتے ہیں۔ اور سجدہ کرنے والوں میں آپ (ﷺ) کے پھرنے کو بھی (دیکھتا ہے)۔

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۲۲۰ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰی مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝۲۲۱ تَنَزَّلُ عَلٰی كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝۲۲۲

بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں۔ وہ ہر جھوٹے گناہ گار پر اترتے ہیں۔

يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَ اَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝۲۲۳ وَ الشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝۲۲۴

وہ سنی سنائی باتیں (کانوں میں) ڈال دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ اور شاعروں کی پیروی گم راہ لوگ ہی کرتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۝۲۲۵ وَ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۝۲۲۶ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بے شک وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ سوائے وہ (شاعر) جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا

اور انہوں نے نیک اعمال کئے اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہے اور جنہوں نے اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیا

وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝۲۲۷

اور وہ عنقریب جان لیں گے جنہوں نے ظلم کیا کہ وہ کون سی پلٹنے کی جگہ واپس جائیں گے۔

ع ۱۱

اہم نکات

NOT FO SALE

علم و عمل کی باتیں

١- قرآنِ حکیم اللہ ﷻ کی طرف سے ایک روشن کتاب ہے جس میں زندگی گزارنے کے واضح اصول موجود ہیں۔ (آیت: ٢)

٢- اللہ ﷻ کوئی بڑا معجزہ دکھا کر لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کرتا۔ (آیت: ٤)

٣- منکرینِ حق اللہ ﷻ کی آیات سے منہ موڑتے ہیں، انہیں جھٹلاتے اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ (آیات: ٥، ٦)

٤- ہمیں عربی زبان سیکھنی چاہیئے کیونکہ اللہ ﷻ نے قرآنِ حکیم کو عربی زبان میں آپ ﷺ کے دل پر نازل فرمایا۔ (آیات: ١٩٤، ١٩٥)

٥- اللہ ﷻ کی سنت ہے کہ وہ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے قوموں کو خبردار فرماتا ہے پھر کفر و نافرمانی کرنے پر ان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ (آیت: ٢٠٨)

٦- ہمیں اپنے رشتہ داروں کو شرک اور اللہ ﷻ کی نافرمانی پر اللہ ﷻ کے عذاب سے ڈرانا چاہیئے کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کا طریقہ ہے۔ (آیت: ٢١٤)

٧- ہمیں ایمان والوں سے بہت شفقت اور تواضع سے پیش آنا چاہیئے۔ (آیت: ٢١٥)

٨- شیطان جھوٹے اور گناہ گار لوگوں کا ساتھی ہوتا ہے۔ (آیات: ٢٢١-٢٢٣)

٩- جھوٹے شاعروں کی پیروی کرنے والے عموماً گمراہ لوگ ہوتے ہیں۔ (آیت: ٢٢٤)

١٠- ایمان لانا، نیک اعمال کرنا، اللہ ﷻ کا ذکر کرنا اور ظالموں سے انتقام لینا اچھے شاعروں کی صفات ہیں۔ (آیت: ٢٢٧)

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ١: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(١) سورۃ الشعراء میں کس نبی علیہ السلام کا ذکر نہیں کیا گیا؟

(الف) حضرت داوٗد علیہ السلام (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(٢) اس سورت کے آخر میں کن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) جادوگروں کا (ب) نبیوں کا (ج) شاعروں کا

(٣) روح الامین قرآنِ حکیم کہاں لے کر اُترے؟

(الف) مکہ مکرمہ میں (ب) مدینہ طیبہ میں (ج) قلبِ رسول ﷺ

(٤) سورت کی آخری آیات کے مطابق شیطان کیسے لوگوں پر اترتے ہیں؟

(الف) چور اور ڈاکو پر (ب) جھوٹے اور گناہ گار پر (ج) شرابی اور جواری پر

(٥) اس سورت کی آخری آیات کے مطابق جھوٹے شاعروں کی پیروی کرنے والے عموماً کیسے لوگ ہوتے ہیں؟

(الف) اعلیٰ کردار کے لوگ (ب) گمراہ لوگ (ج) عقلمند لوگ

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت کے پہلے رکوع میں کافروں کے ایمان نہ لانے پر آپ ﷺ کی کیا کیفیت بیان کی گئی ہے؟

۲- اس سورت میں ایک آیت آٹھ مرتبہ دہرائی گئی ہے۔ اس کی آیات کے نمبر تحریر کریں؟

۳- اس سورت کے آخری رکوع میں قرآنِ حکیم کے تعارف کے حوالے سے بیان کی گئی پانچ باتیں تحریر کریں؟

۴- سورت کے آخری رکوع میں نبی کریم ﷺ کو اللہ ﷻ کی طرف سے دی گئی پانچ خصوصی ہدایات تحریر کریں؟

۵- اس سورت کے آخری رکوع میں جھوٹے شاعروں کے بارے میں بیان کی گئی تین باتیں تحریر کریں؟

گھریلو سرگرمی

۱- شیطان کے وسوسوں اور حملوں کے بارے میں قرآنِ حکیم کی دیگر آیات میں سے کوئی پانچ باتیں تلاش کر کے لکھیں۔

۲- آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی تین شعراء کے نام اور آپ ﷺ کی شان کے حوالے سے اُن کے دو دو اشعار تلاش کر کے لکھیں۔

دستخط استاد بمع تاریخ: ____________

دستخط والدین بمع تاریخ: ____________